وفاق المدارس العربیہ کی کارکردگی

لمحہ بہ لمحہ......قدم بقدم

تحریر مولانا عبدالمجید مدظلہم
ناظم مرکزی دفتر وفاق المدارس ملتان

وفاق المدارس کے قیام کے ارتقائی مراحل......

اسلامی دنیا میں پاکستان واحد نظریاتی ملک ہے۔ یہ ملک لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر حاصل کیا گیا۔ قیام پاکستان کا مقصد برصغیر کے مسلمانوں کے علیحدہ تشخص کی حفاظت کرنا تھا۔ کسی بھی قوم کی ثقافت کی حفاظت اور دینی تعلیم کی ذمہ داری بھی ریاست پر عائد ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے اسلامی تعلیمات وتہذیب وتمدن کی ترویج بھی ریاست کی ذمہ داری تھی۔ لیکن بدقسمتی سے ابتداء ہی میں ملک کی باگ دوڑ سیکولر طبقہ کے ہاتھوں میں چلی گئی اور ریاست اپنی یہ ذمہ داری پوری کرنے سے قاصر رہی۔

اکابر علماء کرام نے پاکستان میں صحیح مسلم معاشرے کی بنیادیں استوار کرنے، اسلام کی بنیادی اور ضروری تعلیم عام کرنے اور اسلامی تہذیب وتمدن کی حفاظت کرنے کی خاطر اسلامی تعلیمات کے ماہرین اور علوم اسلامیہ پر دسترس رکھنے والے رجال کار پیدا کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اگر چہ ملک کے مختلف حصوں میں چھوٹے بڑے دینی اور عربی مدارس علمی و اصلاحی خدمات انجام دے رہے تھے۔ لیکن کوششیں منتشر اور غیر منظم تھیں اور مدارس دینیہ کی عظیم طاقت مختلف حصوں میں بٹی ہوئی تھی۔ جس کے پیش نظر مدارس کی شیرازہ بندی اور ان کو منظم کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔

تنظیمی کمیٹی......

چنانچہ اسی مقصد کے حصول کے لئے اکابر علماء دیوبند کا اجلاس جامعہ خیر المدارس ملتان میں 20 شعبان

1376ھ مطابق 22 مارچ 1957ء کو استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری نور اللہ مرقدہ کی زیر صدارت اجلاس میں حضرت علامہ شمس الحق افغانی ؒ کی تحریک پر چھ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔جس کے صدر حضرت مولانا خیر محمدؒ، اور کنوینیر مولانا احتشام الحق ؒ مقرر ہوئے۔اس کمیٹی میں مزید توسیع کا اختیار حضرت مولانا خیر محمد ؒ کو دیا گیا۔انہوں نے مزید پانچ اراکین شامل فرمائے۔اس طرح کل گیارہ رکنی ابتدائی تنظیمی کمیٹی نے اس کام کی ذمہ داری سنبھالی۔اراکین کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

نمبرشمار	نام	عہدہ	ایڈریس
1	حضرت مولانا خیر محمدؒ	صدر	مہتمم جامعہ خیرالمدارس ملتان
2	حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ	کنوینئر	جامعہ احتشامیہ کراچی
3	حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ	رکن	جامعہ اسلامیہ بہاولپور
4	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	رکن	جامعہ اشرفیہ لاہور
5	حضرت مولانا احمد علیؒ	رکن	مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور
6	حضرت مولانا مفتی محمد صادقؒ	رکن	جامعہ اسلامیہ بہاولپور
7	حضرت مولانا فضل احمدؒ	رکن	جامعہ مظہر العلوم کھڈہ لیاری کراچی
8	حضرت مولانا عرض محمدؒ	رکن	مہتمم جامعہ مطلع العلوم کوئٹہ
9	حضرت مولانا مفتی محمد عثمانؒ	رکن	مدرسہ احرار الاسلام کراچی
10	حضرت مولانا عبداللہ جالندھریؒ	رکن	جامعہ رشیدیہ ساہیوال
11	حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہؒ	رکن	جامعہ خیرالمدارس ملتان
12	حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ	رکن	مہتمم مدرسہ منور الاسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ

اس ذمہ داری کی روشنی میں کمیٹی نے پورے ملک کے مدارس کا اجلاس یکم مئی 1959ء کو دارالعلوم اسلامیہ اشرف آباد ٹنڈو الہ یار میں طلب کیا۔جس میں دو دن تک مسلسل اس بارے میں مشاورت ہوتی رہی۔اس کے بعد 17 ذیقعدہ 1378ھ مطابق 26 مئی 1959ء کو دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔جس میں ابتدائی طور پر طے ہوا کہ مدارس عربیہ کی تنظیم بنائی جائے۔اس مجوزہ تنظیم کے لئے ایک دستور العمل بھی تیار کیا گیا۔کمیٹی کا تیسرا اجلاس 16، 17 ذوالحجہ 1378ھ مطابق

25،24 جون 1959ء کو منعقد ہوا، جس میں گذشتہ کارروائی کی توثیق کے ساتھ مجوزہ دستور میں ترامیم کی گئیں۔ جبکہ اس کمیٹی کا چوتھا اور آخری اجلاس 13 ربیع الثانی 1379ھ مطابق 17 اکتوبر 1959ء کو منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ ہوا کہ ''کل 14 ربیع الثانی 1379ھ مطابق 18 اکتوبر 1959ء کو ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کی مجلس شوریٰ اس کے دستور کی منظوری دے گی، صدر کا انتخاب ہوگا اور اس طرح یہ کمیٹی اپنے مفوضہ امور کی انجام دہی کے بعد ختم ہو جائے گی''۔

وفاق المدارس کا قیام ......

چنانچہ تنظیمی کمیٹی کے فیصلے کے مطابق 14 ربیع الثانی 1379ھ مطابق 18 اکتوبر 1959ء کو وفاق کا قیام عمل میں آیا۔

مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس وانتخاب عہدیداران ......

''وفاق'' کی مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس 14 ربیع الثانی 1379ھ مطابق 18 اکتوبر 1959ء کو جامعہ خیر المدارس ملتان میں منعقد ہوا۔ جو حضرات اس وقت اجلاس میں موجود تھے انہوں نے الحاق فارم پر کیا اور وہ مدارس شوریٰ کے رکن قرار پائے جن کی تعداد 100 تھی۔ پہلی مجلس شوریٰ کے اراکین کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

مولانا حافظ فضل احمد صاحب مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی، مولانا مفتی محمد عثمان صاحب مدرسہ عربیہ احرارالاسلام ریگر لین کراچی، مولانا محمد یوسف بنوری صاحب مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی، مولانا قاری رحمت اللہ صاحب مدرسہ عربیہ حسینیہ تعلیم القرآن شہداد پور سانگھڑ، مولانا محمد شریف کشمیری صاحب دارالعلوم اشاعت القرآن ڈگری تھرپارکر، مولانا عرض محمد صاحب مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ، مولانا رحمت اللہ صاحب مدرسہ مفتاح العلوم سوردو پنجگور، مولانا نذیر احمد صاحب مدرسہ اشرف المدارس رحیم یار خان، حاجی امیر دین صاحب مدرسہ تعلیم الدین چک نمبر ۱۱۴ پی خیر پور، مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ تعلیم القرآن منڈی صادق گنج بہاولنگر، مولانا مفتی محمد صادق صاحب مدرسہ عربیہ اسلامیہ حنفیہ منڈی یزمان، مولانا محمد عمر قریشی صاحب مدرسہ احیاء العلوم مظفر گڑھ، مولانا سید صدر دین صاحب مدرسہ دینی درسگاہ خان گڑھ مظفر گڑھ، شیخ محمد یاسین صاحب ادارہ عربیہ فیض العلوم علی پور مظفر گڑھ، مولانا غلام حسین نعمانی صاحب مدرسہ عربیہ قاسم العلوم لیہ، مولانا خیر محمد صاحب مدرسہ خیر المدارس ملتان، مولانا محمد شفیع صاحب مدرسہ قاسم العلوم ملتان، مولانا عبدالحمید صاحب دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ، مولانا غلام محمد لدھیانوی صاحب مدرسہ رحمانیہ جہانیاں، مولانا محمد موسیٰ صاحب خیر العلوم حسینیہ لودھراں، مولانا رسول بخش صاحب مدرسہ سراج العلوم لودھراں، چوہدری عبدالشکور صاحب مدرسہ محمدیہ عربیہ حنفیہ قصبہ مڑل، حاجی منظور احمد صاحب

مدرسہ عربیہ سعیدیہ قادر پورراں، حاجی فتح محمد صاحب مدرسہ دعوۃ الحق حسین آگاہی ملتان، قاضی اللہ بخش صاحب ملتان، مولانا محمد امیر صاحب جھوک وینس ملتان، خان حقنواز خان صاحب مدرسہ تعلیم القرآن نڑھال کبیر والہ، مولانا دوست محمد صاحب مدرسہ سراج العلوم غلہ منڈی خانیوال، مولانا حبیب اللہ صاحب مدرسہ عربیہ حسینیہ چک نمبر ۱۰۵ بخاری ملتان، مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی صاحب مدرسہ عربیہ قادریہ تلمبہ خانیوال، مولانا غلام حیدر صاحب مدرسہ عربیہ اسلامیہ میانچنوں، مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب مدرسہ اسلامیہ عربیہ بوریوالہ، مولانا سید نور احمد صاحب مدرسہ اشاعت القرآن ماڑی سرفراز خان وہاڑی، مولانا محمد شریف جالندھری صاحب مدرسہ خدام القرآن جلہ جیم میلسی، مولانا حسین احمد صاحب مدرسہ عربیہ خیر الدارین گوگڑاں لودھراں، ملک عبدالغفور صاحب مدرسہ حدیقۃ الرحمٰن والقرآن شجاع آباد، حافظ مقبول احمد صاحب جامعہ رشیدیہ غلہ منڈی منٹگمری، مولانا عبدالحمید صاحب مدرسہ عربیہ دارالعلوم عثمانیہ گول چوک اوکاڑہ، مولانا حبیب اللہ صاحب مدرسہ عربیہ فاروقیہ عارف والہ منٹگمری، مولانا فیض احمد صاحب مدرسہ عربیہ رحمانیہ پاکپتن، مولانا عبدالمجید صاحب مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم ملتان، شیخ عبدالسلام صاحب دارالعلوم عربیہ امینیہ جڑانوالہ، مولانا عبدالقوی صاحب مدرسہ نظامیہ عربیہ تاندلیانوالہ، مولانا حافظ حسام الدین صاحب مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ماموں کانجن، مولانا عبداللہ رائے پوری صاحب مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ، مولانا محمد اظہار الحق صاحب مدرسہ اسلامیہ عربیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ، حافظ نذر احمد صاحب جامعہ چشتیہ لائل پور، حاجی اللہ رکھا صاحب مدرسہ انوار القرآن لائل پور، مولانا عبدالغنی صاحب مدرسہ عربیہ فیض محمدی لائل پور، حافظ محمد یوسف صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام لائل پور، مولانا عبدالغنی صاحب مدرسہ رحمانیہ سمندری، حافظ عبدالرحیم صاحب مدرسہ عربیہ قادریہ اسلامیہ اہلسنت لائل پور، مولانا محمد علی جالندھری صاحب مدرسہ منور الاسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا طفیل احمد صاحب مدرسہ تعلیم القرآن لائل پور، مولانا عبدالحکیم صاحب مدرسہ جامعہ رحیمیہ جھنگ، مولانا صادق حسین صاحب مدرسہ عربیہ علوم شرعیہ جھنگ، مولانا محمد حسین صاحب مدرسہ احیاء العلوم جھنگ، مولانا حافظ احمد صاحب مدرسہ سبیل الرشد تعلیم القرآن ننکانہ، مولانا عبیداللہ صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا حامد میاں صاحب جامعہ مدنیہ لاہور، مولانا عبدالقادر صاحب مدرسہ قاسم العلوم انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور، مولانا قاری سراج احمد صاحب دارالعلوم اسلامیہ لاہور، مولانا غلام دستگیر صاحب لاہور، مولانا شفاعت احمد صاحب جامعہ قاسمیہ مصباح العلوم لاہور، مولانا محمد خلیل صاحب مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ، مولانا منظور احمد صاحب مدرسہ اشرفیہ قرآنیہ حافظ آباد گوجرانوالہ، مولانا نور محمد صاحب جامعہ عربیہ خیر العلوم پنڈی بھٹیاں، حافظ نور احمد صاحب مدرسہ اسلامیہ قادریہ قلعہ دیدار سنگھ، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا، مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب مدرسہ

عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا، مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی صاحب مدرسہ عربیہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا، مولانا حکیم شریف الدین صاحب مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی، مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام خوشاب سرگودھا، مولانا عبداللطیف صاحب مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم، مولانا مظہر حسین صاحب مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام چکوال، مولانا عبدالحنان صاحب دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی، مولانا جمال الدین صاحب دارالعلوم محمدیہ شمس آباد کیمل پور، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مدرسہ عربیہ امدادالعلوم ایبٹ آباد، مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب مدرسہ تجوید القرآن بفہ ہزارہ، حافظ محمد یوسف صاحب مدرسہ تجوید القرآن مانسہرہ، مولانا محمد ایوب بنوری صاحب دارالعلوم سرحد پشاور، مولانا عبدالحق صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، مولانا سید بادشاہ گل صاحب جامعہ اسلامیہ پاکستان اکوڑہ خٹک، مولانا محمد جان صاحب دارالعلوم حمایت الاسلام پشاور، مولانا عبدالرحمٰن صاحب دارالعلوم الاسلامیہ چارسدہ، مولانا حبیب اللہ صاحب جامعہ اسلامیہ تنگی چارسدہ، مولانا سید گل بادشاہ صاحب دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئی، مولانا حبیب گل صاحب دارالعلوم عربیہ ٹل، مولانا عجب گل صاحب مدرسہ تعلیم القرآن کرک، مولانا عبدالباری صاحب مدرسہ تعلیم القرآن پارہ چنار، مولانا مفتی محمود صاحب مدرسہ معراج العلوم بنوں، مولانا حاجی محبت خان صاحب دارالعلوم صدیقی برائے نورنگ بنوں، مولانا علاؤ الدین صاحب دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا میاں خان صاحب مدرسہ اشرف المدارس گل امام ٹانک، مولانا فتح خان صاحب مدرسہ مفتاح العلوم ٹانک، مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدرسہ نجم المدارس کلاچی، مولانا قاضی امیر گل صاحب مدرسہ فیض المدارس درابن کلاں ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا محمد رمضان صاحب مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی، مولانا قطب الدین صاحب مدرسہ عربیہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ کندیاں، مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب مدرسہ عربیہ احیاء العلوم پنجگرائیں، حکیم حشمت اللہ صاحب مدرسہ دینیہ عربیہ دارالھدیٰ بھکر۔

مجلس شوریٰ کے پہلے اجلاس میں ''وفاق'' کا دستور منظور کیا گیا، سالانہ میزانیہ کی منظوری دی گئی اور'' تین سال کے لئے وفاق'' کے عہدیداران کا انتخاب کیا گیا۔ ''وفاق'' کے پہلے صدر حضرت علامہ شمس الحق افغانیؒ، نائب صدر اول حضرت مولانا خیر محمدؒ نائب صدر دوم حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمودؒ منتخب ہوئے جبکہ حضرت مولانا خیر محمدؒ اور حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی مشاورت سے حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہؒ کو ''وفاق'' کا پہلا خازن مقرر کیا گیا۔

منتخب عہدیداران کا پہلا اجلاس......

14 جمادی الاولیٰ 1379ھ مطابق 16 نومبر 1959ء کو منتخب عہدیداران کا پہلا اجلاس ہوا۔ جس میں

خازن کے تعین کی توثیق کی گئی، دفتر اور ناظم دفتر کے تعین پر غور کیا گیا اور پہلی مجلس عاملہ نامزد کی گئی۔

مجلس عاملہ کا پہلا اجلاس ......

’’وفاق‘‘ کی پہلی نامزد مجلس عاملہ کا پہلا اجلاس 15، 16 جمادی الثانی 1379ھ مطابق 16، 17 دسمبر 1959ء کو منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ملحق مدارس کے لئے نصاب تعلیم مرتب کرنے کے لئے ایک نصاب کمیٹی تشکیل دی گئی۔ پہلی نصاب کمیٹی کے اراکین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ حضرت علامہ شمس الحق افغانی ؒ، حضرت مولانا خیر محمد ؒ، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری ؒ، حضرت مولانا مفتی محمود ؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ؒ، حضرت مولانا مفتی محمد صادق ؒ

وفاق المدارس کے اغراض و مقاصد، دائرہ عمل واہداف ......

پہلی مجلس شوریٰ کے منظور کردہ دستور میں ’’وفاق‘‘ کے درج ذیل اغراض و مقاصد بیان کئے گئے ہیں۔

(الف) یہ وفاق مندرجہ ذیل درجات کے لیے ایک جامع ایک اور مکمل نصاب تعلیم مرتب کرے گا۔ ۱۔ ابتدائی ۲۔ وسطانی ۳۔ فوقانی ۴۔ درجہ تکمیل۔

(ب) یہ وفاق ابتدائی۔ وسطانی اور فوقانی مدارس میں باہمی اتحاد اور ربط پیدا کرنے کی کوشش کرے گا اور ان میں کاملاً تنظیم کرے گا۔

(ج) مروجہ نصاب تعلیم میں دینی جدید تقاضوں کے مطابق مناسب و موزوں تصرف کرے گا اور بوقت ضرورت مناسب کتابیں طبع کرائے گا۔

(د) وہ مدارس جو اس وفاق سے الحاق کریں گے ان میں نصاب تعلیم۔ اور نظام تعلیم اور امتحانات میں یکجہتی، باقاعدگی اور ہم آہنگی پیدا کرے گا۔

(ہ) جدید عصری تقاضوں کے مطابق تعلیمات اسلامیہ کی ترویج اور نشر و اشاعت کرے گا اور اہم موضوعات پر مستند اور تحقیقی کتابیں تالیف و تصنیف کرائیگا۔

(و) یہ وفاق مدارس دینیہ کے احیاء اور بقاء اور ترقی کے لیے صحیح اور موثر ذرائع اختیار کرے گا۔

(ز) مذکورہ بالا مقاصد کی تکمیل کے لیے فنڈ فراہم کرے گا۔

اسی طرح منتخب عہدیداران کے اجلاس میں مجلس عاملہ کے پہلے اجلاس کے لئے جو ایجنڈا طے کیا گیا اس میں بھی انہی امور کو ملحوظ رکھ کر ’’وفاق‘‘ کے اہداف مقرر کئے گئے جو کہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) وفاق کے مالی استحکام کی تجاویز۔

(۲) نشر و اشاعت کے ذرائع پر غور رابطے کے لیے کسی رسالہ کا اجراء۔

(۳) نصاب تعلیم پر غور، نظام تعلیم کے متعلق غور وفکر۔

(۴) وفاق کے دائرہ کار کی توسیع۔

(۵) امتحانات کی یگانگت کے لیے تجاویز۔

(۶) مشرقی پاکستان میں مدارس کے ساتھ ارتباطی تدابیر پر غور۔

(۷) مدارس میں طلباء کے داخلہ واخراج کے لیے وضع قوانین۔

(۸) مدارس ملحقہ کے تعلیمی اور انتظامی شعبوں کے لیے راہنما اصول اور ہدایات کا تعین۔

(۹) تحفظ مدارس

ذیل میں ان اہداف واغراض ومقاصد کے تناظر میں ہونے والے کاوشوں پر مختصر نظر ڈالی جائے گی۔

وفاق کے مالی استحکام کے لئے جدوجہد......

کسی بھی ادارے کے لئے اپنے اہداف کے حصول کی خاطر اس کا مالی طور مضبوط ہونا ضروری ہے۔ ادارے کی ترقی کے لئے دیگر حکمت عملی کے ساتھ ساتھ مالی حیثیت بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں اور یقیناً ابتدائی طور پر بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ روز اول سے ہی قائدین وفاق نے ''وفاق'' کو مالی طور مضبوط بنانے کے لئے کوششیں فرمائیں نیز انہوں نے قدم قدم پر ادارے کی مالیات کو شفاف رکھنے کا بھی اہتمام فرمایا۔ اس کے لئے باقاعدہ خازن کا تقرر کیا گیا۔ شروع سے ہی بینک میں اکاؤنٹ کھول کر تمام آمدنی اس میں جمع کرانے اور اخراجات کے لئے بذریعہ چیک رقوم نکلوانے کا ضابطہ طے کیا گیا اور آمد وخرچ کے حسابات کی باقاعدہ منظوری لی گئی۔ حتیٰ کہ ''وفاق'' کے قیام کے لئے بنائی گئی تنظیمی کمیٹی کے اخراجات کی منظوری بھی ''وفاق'' کی پہلی مجلس شوریٰ سے لی گئی اور اسی اجلاس میں مجلس عاملہ کو آئندہ سال کے بجٹ کی تیاری کی ہدایت کی گئی۔ مجلس شوریٰ کے دوسرے اجلاس میں ''وفاق'' کے پہلے میزانیہ کی منظوری دی گئی۔ الحمد للہ! وفاق اب بھی اکابرین کے طے کئے گئے ان اصولوں پر کاربند ہے اور موجودہ ذمہ داران اس میں مزید بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔ ذیل میں ''وفاق'' کے مالی نظم کی شفافیت اور اس کے استحکام کے لئے حضرات اکابرین کی کاوشوں کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

دستور وفاق میں مالیات......

''وفاق'' کی مجلس شوریٰ کے پہلے اجلاس منعقدہ 14 جمادی الاولیٰ 1379ھ مطابق 16 نومبر 1959ء میں وفاق کا دستور منظور کیا گیا۔ دستور میں مالیات کے دفعہ میں تحریر کیا گیا کہ ''ہر مدرسہ کو ''وفاق'' سے الحاق کے ساتھ درج ذیل شرح سے فیس ادا کرنی ہوگی۔ ابتدائی مدارس پچیس روپے، وسطانی پچاس روپے اور فوقانی مدارس سو

روپے۔ نیز ہر ملحقہ مدرسہ اپنی آمدنی پر 8 فی سینکڑہ حصہ بطور چندہ وفاق کو جمع کروائیں گے۔ ملحقہ مدارس کے الحاق فارم میں درج آمدنی کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور وفاق کی کل آمدنی سے کم از کم ایک چوتھائی حصہ کی کمی کر کے خرچ کا میزانیہ مرتب کیا جائے گا۔

آمد و خرچ کے حسابات کا آڈٹ کرانا......

ادارے کے استحکام کے لئے ابتداء ہی سے مالیات کی شفافیت کو اہمیت دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے حسابات کے سرکاری آڈٹ کرانے کے ساتھ ملحق مدارس کے لئے بھی اس کو لازم قرار دیا۔ مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 5،4 صفر 1381ھ مطابق 18، 19 جولائی 1961ء بمقام جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی میں فیصلہ کیا کہ مدارس اپنے آمد و خرچ کے حسابات کو باقاعدہ مرتب کریں اور سرکاری آڈٹ کرا کر ایک کاپی مرکزی دفتر کو بھیج دیں۔

مالی استحکام کے ذرائع پر غور......

مذکورہ بالا اجلاس میں مالی استحکام کے ذرائع پر غور و خوض کیا گیا اور قرار پایا کہ واجب الادا رقوم کی وصولیابی کے لئے موثر تدابیر اختیار کی جائیں اور کوشش کی جائے کہ ابتدائی سہ ماہی میں ہی رقوم وصول کی جائیں۔

رقم نکلوانے کی اتھارٹی......

مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 6 ذیقعدہ 1382ھ مطابق یکم اپریل 1963ء زیر صدارت حضرت مولانا خیر محمدؒ طے ہوا کہ:

(الف) حبیب بینک میں ''وفاق'' کا کرنٹ اکاؤنٹ کھولا جائے، صدر اور ناظم اعلیٰ یا صدر اور خازن کے دستخطوں سے رقوم نکلوائی جائیں گی۔

(ب) طے پایا کہ مدارس فوقانیہ جن کی آمدنی بیس ہزار تک ہو ان کو سالانہ چندہ یکصد روپے ادا کرنا ہوگا۔ جبکہ جن کی آمدنی اس سے زیادہ ہو وہ حسب سابق اپنی آمدنی پر 8 فی سینکڑہ ادا کریں گے۔

(ج) مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ 15 شعبان 1382ھ میں یہ بات زیر غور آئی تھی کہ وفاق کے لئے براہ راست مخیّر حضرات سے چندہ کی اپیل کی جائے۔ چنانچہ مذکورہ بالا اجلاس مجلس عاملہ میں طے ہوا کہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب براہ راست چندہ کی اپیل کا مضمون مرتب فرمائیں گے۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب صدر، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب نائب صدر، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ، مولانا شمس الحق افغانی صاحب اور مولانا عبدالحق صاحب کے دستخطوں سے اپیل کو شائع کیا جائے گا اور چندہ مہم جاری کی جائے گی۔

کل آمدن بینک میں جمع کرانا اور مصارف کے لئے بذریعہ چیک رقوم نکلوانا ......

اجلاس مجلس عاملہ منعقدہ 10 شعبان المعظم 1401ھ مطابق 13 جون 1981ء میں طے ہوا کہ تمام آمدن پہلے بنک میں جمع کی جائے اوراخراجات کے لئے بذریعہ چیک رقم نکلوائی جائے۔ نیز بینک سے رقم نکلوانے کے لئے خازن کے دستخط لازم ہونگے اور صدر یا ناظم اعلیٰ میں سے کسی ایک کے دستخط ہونگے۔

فراہمی زر اور وسائل آمدنی میں اضافہ ......

مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 3 جمادی الاولیٰ 1383ھ مطابق 22 ستمبر 1963ء میں بھی اس بارے میں غور کیا گیا اور تمام ذی اثر اراکین عاملہ سے درخواست کی گئی کہ اپنے حلقہ ہائے اثر میں اپنے مدرسوں کے ساتھ وفاق کے لئے بھی براہ راست چندہ کی جدوجہد کریں۔ نیز یہ کہ بقایا جات کی وصولی تنخواہ دار اور مستقل ناظرین کے ذریعے کی جائے۔

کامیاب طلبہ سے فیس کی وصولی ......

امتحانی کمیٹی نے اپنے ایک اجلاس میں مصارف امتحان کی فراہمی کے سلسلے میں فوقانی امتحان کے لئے 3 روپے فی کس اور وسطانی امتحان کے لئے 2 روپے فی کس فیس تجویز کی تھی۔ تاہم فوقانی مدارس کے مہتممین جو کہ ابتداء سے ہی 8 فی سینکڑہ کے حساب سے گرانقدر رقوم جمع کروا رہے ہیں اور ان کے طلبہ کی تعداد بھی زیادہ ہوتی ہے، انہوں نے احتجاج کیا۔ چنانچہ مجلس عاملہ کے مذکورہ بالا اجلاس میں تمام طلبہ سے فیس امتحان کی وصولی کی بجائے فقط کامیاب طلبہ سے فی کس پانچ روپے مصارف امتحان وسند کے نام سے مدرسوں کی وساطت سے وصول کرنے کا فیصلہ کیا۔

داخلہ فیس کی منظوری ......

داخلہ فیس کا معاملہ مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 23 جمادی الاولیٰ 1396ھ مطابق 23 مئی 1974ء بمقام جامعہ قاسم العلوم ملتان میں دوبارہ پیش ہوا۔ تفصیلی غور وخوض کے بعد طے ہوا کہ ملحق مدارس کے ذمہ طے شدہ چندہ کے ساتھ دورہ حدیث کے امتحان پر فی طالب علم 15 روپے فیس لگادی جائے، جس میں پانچ روپے سند فیس بھی شامل ہے۔ اس طرح وفاق کے تحت طلبہ سے باقاعدہ امتحانی فیس وصول کرنے کا آغاز ہوا۔

دینی اداروں کا یہ امتیاز رہا ہے کہ وہ طلبہ کو مفت تعلیم، رہائش اور دیگر سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ اسی مزاج کے مطابق ''وفاق'' نے بھی ابتداء میں طلبہ پر فیس کا بوجھ نہیں ڈالا۔ نیز پہلے صرف دورہ حدیث کا امتحان وفاق کے تحت ہوتا تھا، اس لئے دورہ حدیث کے طلبہ کی فیس 15 روپے مقرر ہوئی۔ 1985ء سے باقی درجات کے باقاعدہ

امتحانات شروع ہوئے تو مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 8 ذیقعدہ 1405ھ مطابق 27 جولائی 1985ء بمقام جامعہ خیر المدارس ملتان میں داخلہ فیسیں مقرر کی گئیں۔

الحمد للہ! اکابرین کی دعاؤں، موجودہ قیادت کی محنتوں اور کاوشوں سے وفاق المدارس مالیاتی طور پر ایک مضبوط ادارہ بن گیا ہے۔ اگرچہ دیگر اداروں کی نسبت ''وفاق'' کی فیسیں انتہائی کم ہیں تاہم اسی معمولی فیس میں وفاق اپنے اخراجات پورے کرتے ہوئے ترقی کی منازل طے رہا ہے اور اپنے اہداف کی طرف گامزن ہے۔

نشر واشاعت کے ذرائع......

موجودہ دور میں میڈیا کی اہمیت بہت واضح ہے۔ اکابرین نے ابتداء ہی سے اس کی ضرورت واہمیت کو سمجھتے ہوئے نشر واشاعت کے ذرائع اختیار کرنے پر غور وفکر فرمایا۔ تاہم ابتدائی طور پر ''وفاق'' کا کام اتنا وسیع نہیں تھا اور وسائل بھی محدود تھے۔ چنانچہ مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 15 جمادی الاخریٰ 1379ھ مطابق 16 دسمبر 1959ء کو اس بارے میں طے پایا کہ سردست وفاق کی طرف سے کسی ہفتہ وار رسالہ یا ماہنامہ کے اجراء کی ضرورت نہیں۔ موجودہ ہم خیال ہفتہ وار رسائل اور ماہنامہ کے ذمہ داران سے تعاون کی اپیل کی جائے اور ان کے ذریعے ہی وفاق کی نشر واشاعت کی جائے جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) ہفتہ وار رسائل خدام الدین ۔ ترجمان اسلام ۔ پیام اسلام ۔ لاہور ۔ پیام سرحد پشاور۔ جمہوریت پشاور۔ تعمیر قوم۔

(۲) ماہنامہ الصدیق ملتان ۔ دعوت لاہور۔ الفاروق سرگودھا۔ پیام مشرق لاہور۔ مقام رسالت۔ کاروان کراچی وغیرہ۔

ماہنامہ وفاق المدارس

تاہم گزرتے وقت کے تقاضوں کے پیش نظر ملحق مدارس کو ''وفاق'' کی پالیسی، اکابرین وفاق کی طرف سے جاری کردہ ہدایات، اہم فیصلوں سے آگاہ کرنے اور تحقیقی مواد ومقالات کی اشاعت کے لئے ''وفاق'' کے اپنے مجلّہ کا اجراء ضروری ہو گیا۔ چنانچہ رجب المرجب 1421ھ میں پہلی مرتبہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ترجمان سہ ماہی ,,وفاق المدارس،، شائع کیا گیا۔ محرم الحرام 1425ھ سے رسالہ کی اشاعت بطور ماہنامہ شروع ہوئی۔ یہ رسالہ مقبول عام ہوتا جا رہا ہے اور اب الحمد للہ اس کا شمار کثیر الاشاعت اور معیاری رسالوں میں ہوتا ہے۔

☆☆☆